روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

منگل 29 دسمبر 2009ء 11 محرم 1431 ہجری 29 فتح 1388 ھش جلد 59-94 نمبر 291

محسن اعظم

پروفیسر مونٹ معلم السنہ مشرقیہ جنیوا یونیورسٹی اپنی تصنیف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

آپؐ ہی مصلحین عالم میں ایک نادر ہستی ہیں جن کے حالات ہم کو بہ تفصیل معلوم ہیں اور اصلاح اخلاق اور سوسائٹی کے تزکیہ وتطہیر کے متعلق آپؐ کے کارنامے آپ کو انسانیت کا محسن اعظم قرار دیتے ہیں۔

﴿بحوالہ برگزیدہ رسول غیروں میں مقبول صفحہ 25﴾

مذہب کی اصل غرض خدا کی پہچان، اس کی محبت میں محو ہونا، ہمدردیٔ خلق اور حقیقی پاکیزگی کا جامہ پہننا ہے

نور ہدایت آنحضرت ﷺ کے اسوۂ اور قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کے ذریعہ ہی مل سکتا ہے

نماز یاد الٰہی کا ذریعہ ہے، اطمینان وسکینت قلب کے لئے نماز سے بڑھ کر اور کوئی ذریعہ نہیں ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 25 دسمبر 2009ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 25 دسمبر 2009ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں سورۃ الزمر آیت 23 کی تلاوت کی جس کا ترجمہ ہے کہ کیا وہ (شخص) جس کا سینہ اللہ تعالیٰ (۔) کے لئے کھول دے، پھر وہ اپنے رب کی طرف سے ایک نور پر بھی قائم ہو، وہ ذکر سے عاری لوگوں کی طرح ہوسکتا ہے؟ پس ہلاکت ہو ان کے لئے جن کے دل اللہ کے ذکر سے محروم رہتے ہوئے سخت ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں جو کھلی کھلی گمراہی میں ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ ہدایت کی طرف لانا اور ہدایت دینا بے شک خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ آنحضرتؐ نے قرآن کریم کی صورت میں جس نور ہدایت کو دنیا کے سامنے پیش کیا، آپؐ کی خواہش تھی کہ دنیا اس ہدایت کو قبول کرے آپؐ کو علم تھا کہ انکار کی صورت میں منکرین عذاب الٰہی کے مورد بنیں گے اس لئے راتوں کو اٹھ اٹھ کر بے چین ہو کر آپؐ خدا تعالیٰ کے آگے گریہ وزاری کیا کرتے تھے کہ خدا تعالیٰ ان لوگوں کو ہدایت دے۔ فرمایا کہ خدا تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ کون لوگ ہدایت کے مستحق، اس کے لئے کوشاں اور خواہش رکھتے ہیں، انہیں پھر خدا تعالیٰ ہدایت دیتا ہے اور دین حق کے لئے ان کے سینے کھولے جاتے ہیں۔ ان کی زبانیں خدا تعالیٰ کے ذکر سے تر رہتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ نور ہر جگہ پہنچتا ہے، سورج چمکتا ہے تو دن کو روشن کر دیتا ہے لیکن اگر کوئی کمرے میں کھڑکیاں دروازے بند کر لے تو اسے اس نور سے کوئی حصہ نہیں ملتا۔ پس روحانی دنیا میں بھی روشنی انہی تک پہنچتی ہے جو اس روشنی کو جذب کرنے کے لئے اپنے دل و دماغ کی کھڑکیاں اور دروازے کھول کر رکھتے ہیں۔ انسان کامل ہی ہے جو نیک اعمال کی صورت میں اور نور سے حصہ لینے کی تڑپ دل میں رکھنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتا ہے اور نتیجتاً وہ ہدایت پاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ بعض ایسے بدقسمت لوگ بھی ہوتے ہیں جو خدا تعالیٰ کے احکامات کو بوجھ اور دین کو غیر ضروری سمجھتے اور اس کے ساتھ استہزاء کرتے ہیں اور روحانی لحاظ سے ترقی کی بجائے انحطاط پذیر ہیں۔ پس انسان کے برے اعمال ہی ہیں جو اس کا سینہ تنگ ہونے کا باعث بنتے ہیں، جب انسان گناہوں میں پڑتا چلا جاتا ہے اور دین اور خدا کے رسولوں سے استہزاء شروع کر دیتا ہے تو پھر وہ گمراہی کے راستوں پر چلتا ہے، پس جو خود گناہوں میں گرنا چاہتا ہے اور گمراہی کے راستوں کو چھوڑنا نہیں چاہتا اسے پھر اللہ تعالیٰ بھلائی کے راستے نہیں دکھاتا۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہدایت کے لئے سامان مہیا فرماتا ہے اور اپنے نور سے منور کر کے اپنے خاص بندے ہمیشہ بھیجتا ہے لیکن جو ماننے سے انکاری ہوں، جنہوں نے اپنے سینے خود خدا تعالیٰ کے پیغام کو سننے کے لئے تنگ کر لئے ہوں، اس پر پھر خدا تعالیٰ کا یہ فعل ہے کہ ان کا سینہ مزید گھٹتا چلا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ صرف انہی کی مدد کرتا ہے جو اعمال صالحہ بجالاتے اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کی کامل اطاعت کرتے ہیں اور پھر یہ لوگ تائید الٰہی اور بفضل خدا روحانی ترقیات کی منازل طے کرتے چلے جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ مذہب کی اصل غرض سچے خدا کو پہچاننا اور اس کی محبت میں اس مقام تک پہنچنا ہے جو غیر کی محبت کو جلا دیتا ہے اور اس کی مخلوق سے ہمدردی اور حقیقی پاکیزگی کا جامہ پہننا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ کام نور الٰہی کے حاصل کرنے سے ہی ممکن ہے اور یہ نور ہدایت آنحضرتؐ کے اسوہ اور قرآن کریم کی خوبصورت تعلیم پر عمل کے ذریعہ ہی مل سکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ دلوں کی سختی کو دور کرنے اور قرب الٰہی پانے کے لئے اللہ تعالیٰ کا ذکر اس کی ایک اہم شرط ہے۔ قرآن کریم کو بھی ذکر کہا گیا ہے، اس لئے کہ وہ انسان کی اندرونی شریعت یاد دلاتا ہے یعنی حلم، ایثار، شجاعت، جبر، غضب، قناعت وغیرہ جو فطرت باطن میں رکھی تھیں قرآن نے اسے یاد دلایا ہے۔ پس قرآن کو پڑھنا بہت ضروری ہے تاکہ انسان کی نیک فطرت اس نور سے منور ہو کر مزید روشن ہو۔ اس کی عملی حالت انسان کی زندگی میں روحانی اخلاقی، علمی اور عملی معیاروں کو بلند کرنے کا باعث ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کو قائم رکھنے کے لئے ایک بہت بڑا حکم نماز کا قیام ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ نماز سے بڑھ کر اور کوئی وظیفہ نہیں ہے، اس سے ہر ایک قسم کے ہم وغم دور اور مشکلات حل ہوتی ہیں۔ اطمینان وسکینت قلب کے لئے نماز سے بڑھ کر اور کوئی ذریعہ نہیں ہے اس لئے نماز کو سنوار سنوار کر اور سمجھ کر پڑھنا چاہئے۔ نماز یاد الٰہی کا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری نسلوں کو بھی گمراہ ہونے سے بچائے اور ہم حقیقی نور سے حصہ پانے والے ہوں۔ حضور انور نے آخر پر فرمایا کہ کل سے قادیان کا جلسہ سالانہ بھی شروع ہو رہا ہے۔ حضور انور نے جلسہ کے کامیاب انعقاد اور ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب ہونے کے لئے دعا کی تحریک فرمائی۔

جلسہ ہائے سالانہ UK

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آئندہ سات سالوں کے لئے جلسہ سالانہ UK کے لئے مندرجہ ذیل تاریخوں کی منظوری عطا فرمائی ہے۔

1۔ جلسہ سالانہ یوکے 2010ء
30-31 جولائی ویکم اگست

2۔ جلسہ سالانہ یوکے 2011ء
22-23-24 جولائی

3۔ جلسہ سالانہ یوکے 2012ء
7-8-9 ستمبر

4۔ جلسہ سالانہ یوکے 2013ء
30-31 اگست ویکم ستمبر

5۔ جلسہ سالانہ یوکے 2014ء
29-30-31/ اگست

6۔ جلسہ سالانہ یوکے 2015ء
14-15-16/ اگست

7۔ جلسہ سالانہ یوکے 2016ء
29-30-31 جولائی

احباب جماعت یہ تاریخیں نوٹ فرمالیں۔ نیز جلسہ ہائے سالانہ کے نہایت کامیاب و بابرکت انعقاد کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

آرتھوپیڈک سرجن کا تقرر

مکرم ڈاکٹر مرزا ثمر احمد صاحب آرتھوپیڈک سرجن FCPS ﴿واقف زندگی﴾ ماہر امراض ہڈی وجوڑ مورخہ یکم جنوری 2010ء سے فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ وعلاج معالجہ شروع کریں گے۔ وہ مستقل طور پر ہسپتال میں اپنی خدمات سرانجام دیں گے۔

ضرورت منداحباب وخواتین سے گزارش ہے کہ وہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی خدمات سے استفادہ کے لئے ہسپتال تشریف لائیں اور بروقت پرچی روم سے رابطہ کر کے اپنی رجسٹریشن کروالیا کریں۔

مزید معلومات کے لئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

﴿ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ﴾

مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مورخ احمدیت

تاریخ کی آنکھ سے 1909ء کی فضائی سیر

برصغیر کے مشہور عالم شاعر اور سخنور حضرت غالب (1796-1869) کا یہ شعر ہر کس و ناکس کے نوک زباں ہے۔

بنا کر فقیروں کا ہم بھیس غالب
تماشائے اہل کرم دیکھتے ہیں

شعر کی لطافت اپنی جگہ ہمیں 1909ء کے واقعات کی عالمی سیر کے لئے گدڑی یا خرقہ زیب تن کرنے کی ضرورت نہیں دنیا بھر کے صد سالہ لٹریچر کا مطالعہ کرنے والی تاریخ کی برقی آنکھ کی ضرورت ہے۔ اب 1909ء کے احوال و وقائع پر ایک طائرانہ نگاہ ڈالئے تو اسکی عظمت و اہمیت کا تصور کر کے آپ یقیناً دنگ رہ جائیں گے۔

کچھ ہمیں جانتے ہیں لطف ترے کوچہ کے
ورنہ پھرنے کو تو مخلوق خدا پھرتی ہے

3؍جنوری: فلم سازی انڈسٹری بن گئی۔ اس انڈسٹری میں ایک لاکھ امریکن کا روزگار وابستہ ہے۔ صرف امریکہ میں دس ہزار سنیما گھر ہیں۔

(بیسویں صدی کا انسائیکلوپیڈیا از اعظم شیخ)

5؍جنوری: نواب محمد احمد علی خاں ریاست مالیر کوٹلہ کے مسند نشین ہوئے۔

(تذکرہ رؤسائے پنجاب از سر لیپل گریفن و کرنل میسی)

31 جنوری: یوم الفرقان جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے ناطق فیصلہ دیا کہ صدر انجمن خلیفہ وقت کے تابع فرمان ہے۔

(آئینہ صداقت حضرت مصلح موعود)

4؍فروری: جرمنوں اور فرانسیسیوں نے مراکش کی خود مختاری تسلیم کر لی۔

(انسائیکلوپیڈیا تاریخ عالم از ولیم ایل لینگر)

یکم مارچ: قادیان میں مدرسہ احمدیہ کا قیام۔ 7 طلبہ نے داخلہ لیا۔

(رپورٹ صدر انجمن احمدیہ 1909-1908ء)

آخر مارچ: حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان گورنمنٹ کالج لاہور کے پہلے سہ ماہی امتحان میں عربی اور تاریخ میں اول آئے۔ آپ پروفیسر جونز کے ٹیوٹوریل گروپ میں تھے۔ (تحدیث نعمت)

9؍اپریل: جناب ڈاکٹر محمد اقبال صاحب نے مس عطیہ فیضی لندن کے نام لکھا ”میری زندگی حد درجہ تلخ ہے۔...... واحد علاج یہی ہے کہ میں اس بدبخت ملک کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے خیر باد کہہ دوں یا شراب میں پناہ ڈھونڈوں جو خودکشی کو آسان تر بنا دیتی ہے“۔

17؍اپریل: پھر ایک ہفتہ بعد مس صاحبہ کو بذریعہ مکتوب یہ بھی لکھا ”میرا سینہ یاس انگیز اور غم انگیز خیالات کا خزینہ ہے۔ یہ خیالات میری روح کی تاریک بانبیوں سے سانپ کی طرح نکلے چلے آتے ہیں۔ مجھے خدشہ ہے میں ایک سپیرا بن جاؤں گا اور گلیوں میں گھومتا پھروں گا۔ تماش بین لڑکوں کی ایک بھیڑ میرے پیچھے پیچھے ہوگی“۔

(کلیات مکاتیب اقبال ناشر اردو اکادمی دہلی)

27؍اپریل: ترکی کے سلطان عبدالحمید ثانی کی معزولی۔

(اسلامی دنیا از سید قاسم محمود)

10؍جون: ایس او ایس کا بحری سگنل پہلی بار جہاز ایس ایس سیلوونیا۔(S.S SLAVOINIA) کیلئے استعمال کیا گیا جس کی مدد کیلئے دو اسٹیمر پہنچ گئے اور جہاز ڈوبنے سے بچ گیا۔

15؍جون: انٹرنیشنل کرکٹ کا قیام۔ بانی ارکان انگلستان۔ آسٹریلیا۔ جنوبی افریقہ۔

26؍جون: لندن میں وکٹوریہ اور البرٹ میوزیم کا باقاعدہ افتتاح

25؍جولائی: لوئی بلیر بوٹ نے رودبار انگلستان پر پہلی بار پرواز کی۔

29؍جولائی: نوزائیدہ مملکت پاکستان کے پہلے براڈکاسٹر مصطفیٰ علی ہمدانی کی لاہور میں ولادت۔

(”366“ دن از عقیل عباس جعفری)

30؍ستمبر: برٹش انڈیا میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کی شاخوں کی تعداد 109 تھی۔ جن میں سے صرف 32 کی رپورٹیں مرکز میں پہنچ سکیں۔

(رپورٹ انجمن)

20؍اکتوبر: وفات جلال لکھنوی (جن سے سیدنا محمود کو اوائل شاعری سے تعلق تلمذ ہوا)۔

9؍نومبر: انتقال بانی اخبار زمیندار مولوی سراج الدین صاحب جنہوں نے حضرت مسیح موعود کے مقدس عہد شباب کی چشم دید شہادت اپنے اخبار میں شائع کی۔

15؍نومبر: مارلے منٹو اصلاحات کی برطانوی سکیم کا اعلان جس سے برٹش انڈیا کے مسلمانوں کو جداگانہ انتخاب کا حق ملا۔

(آکسفورڈ ہسٹری آف انڈیا)

دسمبر: کیپٹن ڈگلس نے بطور ڈپٹی کمشنر لائل پور کا چارج سنبھالا۔ (چناب کلب از اشفاق بخاری)

اس سال کے آخر تک شام میں قائم امریکی پادریوں اور دانشوروں کے سکولوں کی تعداد 174 تک پہنچ گئی۔

(التبشیر والاستعمار از مصطفیٰ خالدی عمر فرّوخ)

❁❁❁❁

خلافت کا پانی

خلافت رسالت کی پیاری نشانی
خلافت خدا کی بڑی مہربانی

اسی سے سبق مل رہا ہے وفا کا
اسی سے اماں کی جہاں میں روانی

بھری ہے کثافت جو کردار میں تو
کرے صاف اس کو خلافت کا پانی

فسانہ خلافت کا جھوٹا نہیں ہے
یہی ہے صداقت کی پیہم کہانی

تریاق ہے زہر قاتل کا یہ ہی
خلافت سے روحوں کی قائم جوانی

بھٹک لے جہاں تک بھٹکتی ہے دنیا
کہاں تک نہ مانے گی آخر دِوانی

شمشیر صدق و صفا پر چلانا
جہالت کی ہے یہ تو عادت پرانی

خلافت ہے برسات رحم و کرم کی
ہے تقویٰ کا برسے اسی سے ہی پانی

جس نے نہ مانا وجودِ خلافت
اس نے نبی کی نہ حق بات مانی

ا ے۔ حق

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ — مطبع: ضیاء الاسلام پریس — مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) — قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کے ولی وہی ہیں جو اس کی رضا کے حصول کے لئے ہر عمل بجالاتے ہیں اور خدا تعالیٰ کا قرب پاتے ہیں اور ان کے ہر خوف اور غم کو خدا تعالیٰ دور فرما دیتا ہے

فی زمانہ خدا تعالیٰ کی خاطر جمع ہو کر آپس میں محبت کرنے والی جماعت بننا اور ایک ہاتھ پر اکٹھے ہو کر ہر خوف سے امن میں آنا صرف مسیح موعود کی جماعت کا طرہ امتیاز ہے اور ہونا چاہئے

خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنی ہے تو باہمی محبت، پیار اور نظام جماعت کا احترام اور اطاعت اور خلافت سے مضبوط تعلق پیدا کرنا بہت ضروری ہے

خطبہ جمعہ حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 13 رنومبر 2009ء بمطابق 13 رنبوت 1388 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح ، لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

تشہد، تعوذ، سورۃ فاتحہ اور سورہ یونس کی آیات 63 تا 65 کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

ان آیات کا ترجمہ ہے کہ سنو کہ یقیناً اللہ کے دوست ہی ہیں جن کو کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ وہ لوگ جو ایمان لائے اور وہ تقویٰ پر عمل پیرا تھے، ان کے لئے دنیا کی زندگی میں خوشخبری ہے اور آخرت میں بھی۔ اللہ کے کلمات میں کوئی تبدیلی نہیں۔ یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

جیسا کہ ان آیات کے مضمون سے ظاہر ہے ان میں اللہ تعالیٰ نے اولیاء اللہ کی حالت اور صفات کا ذکر فرمایا ہے یعنی لَاخَوْفٌ عَلَیْھِمْ ان پر کوئی خوف طاری نہیں ہوتا۔ دوسرا یہ کہ وَلَاھُمْ یَحْزَنُوْنَ نہ وہ غمگین رہتے ہیں۔ پھر اگلی آیت میں فرمایا کہ اٰمَنُوْا ایمان لانے والے اور اسے کامل کرنے والے ہیں۔ پھر یہ کہ یَتَّقُوْنَ تقویٰ میں بڑھنے والے ہیں اور پھر یہ کہ جو اللہ تعالیٰ کے ولی ہو جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کا ولی ہو جاتا ہے۔ ان کو اس دنیا میں بھی خدا کی طرف سے بشارت ہے اور آخرت میں بھی بشارت ہے۔ پس یہ انعامات کا ایک سلسلہ ہے جس سے خدا تعالیٰ اپنے ولیوں، دوستوں، حقیقی مومنوں کو نوازتا ہے۔ یعنی ایک حقیقی مومن کو خدا تعالیٰ کے تعلق کی وجہ سے، خدا تعالیٰ کے اس کے ساتھ جاری سلوک کی وجہ سے یہ تسلی ہوتی ہے کہ انہیں پریشانیوں اور ابتلاؤں کی وجہ سے کوئی حقیقی نقصان نہیں پہنچے گا۔ خطرات پیدا ہو سکتے ہیں، امتحانوں میں سے گزرنا پڑ سکتا ہے، لیکن ایک حقیقی مومن کو یہ تسلی ہوتی ہے کہ اگر اس دنیا میں کسی قسم کا دنیاوی نقصان ہو بھی گیا تو خدا تعالیٰ اپنے فضل سے اسے پورا فرمائے گا اور اگر کسی قسم کا جانی نقصان ہوتا ہے تب بھی اللہ تعالیٰ اگلے جہان میں اپنے وعدے کے مطابق انعامات سے نوازے گا، ایسے انعامات سے کہ تصور سے بھی باہر ہیں۔ لیکن پہلی شرط اللہ تعالیٰ نے یہ لگائی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی دوستی کا حق ادا کرنا ہوگا۔ دنیاوی دوستوں کی خاطر تو ہم بعض اوقات بڑی بڑی قربانیاں دے دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا دوست کہلانے اور بننے کے لئے، اس کا کامل طور پر حق ادا کرنے کے لئے ہر وقت نہ صرف تیار رہنا ہوگا بلکہ ایک محبت کے جذبے سے اس کی ہر بات پر لبیک کہتے ہوئے عمل بھی کرنا ہوگا۔ اور جب یہ بات ہوگی تو پھر اللہ تعالیٰ کے ولی خوف سے باہر ہوں گے۔ خدا تعالیٰ کا خوف یعنی یہ خوف کہ کہیں خدا تعالیٰ کی دوستی ختم نہ ہو جائے اس کے ولیوں کو ہر قسم کے دنیاوی خوفوں سے محفوظ رکھے گی۔ امام راغب لکھتے ہیں کہ اَلْخَوْفُ مِنَ اللّٰہ ۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کے یہ معنی ہیں کہ گناہوں سے بچنا اور اطاعت کو اختیار کرنا۔ کامل بندگی اور عبادت کی طرف توجہ دینا۔ پس اولیاء اللہ کا مقام یونہی نہیں مل جاتا۔

اللہ تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے.......... (السجدۃ:17) اور ان کے پہلو ان کے بستروں سے الگ ہو جاتے ہیں۔ یعنی رات کو نوافل ادا کرنے کے لئے وہ اپنے بستروں کو چھوڑ دیتے ہیں اور وہ اپنے ربّ کو خوف اور طمع کی حالت میں پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

پس اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء کا خوف اس لئے دُور فرمائے گا کہ اُنہیں صرف اور صرف خدا تعالیٰ کا خوف ہوتا ہے۔ ہر قسم کے دنیاوی خوفوں کی ان کے نزدیک کوڑی کی بھی اہمیت نہیں ہوتی۔ اور پھر یہی نہیں کہ ان کو کسی قسم کا آئندہ کا خوف نہیں رہے گا کیونکہ ان کا مقصد دنیا نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی رضا ہوگی بلکہ مزید تسلی دی کہ .... وہ گزشتہ باتوں پر غمگین نہیں ہوں گے۔ یعنی جب خدا تعالیٰ کسی کو اس کی غلطیاں کوتاہیاں معاف کرتے ہوئے اپنا ولی بنا لیتا ہے تو اس کی گزشتہ غلطیوں کے اثرات اور صدمات سے بھی اس کو محفوظ رکھتا ہے۔ پس یہ اللہ تعالیٰ ہی ہے کہ جب ایک مرتبہ دوست بناتا ہے تو بندہ اگر اس کی دوستی کا حق ادا کرنے والا بنا رہے تو خدا تعالیٰ جہاں آئندہ کے فضلوں کی ضمانت دیتا ہے وہاں گزشتہ گناہوں کی تختی دھونے کی بھی ضمانت دیتا ہے۔ دنیا کی کوئی بھی طاقت ایسی عظیم ضمانت دینے کا اختیار نہیں رکھتی بلکہ طاقت بھی نہیں رکھتی۔ پس کیا ہی پیارا ہے ہمارا خدا جو سب طاقتوں کا مالک ہے اور اس سے تعلق پیدا کر کے انسان ہر قسم کے خوفوں اور غموں سے آزاد ہو جاتا ہے۔ مگر افسوس کہ دنیا کا ایک بڑا حصہ خدا تعالیٰ کا در چھوڑ کر دوسروں کے در پہ پڑا ہوا ہے اور نہ صرف اس کا در چھوڑ کر دوسرے کے دَر پہ پڑا ہوا ہے بلکہ بغاوت پہ تُلا ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ کے خلاف کتابیں لکھی جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے وجود کے متعلق بحثیں چل پڑی ہیں کہ خدا تعالیٰ ہے بھی کہ نہیں؟ اور خدا تعالیٰ کے کسی قسم کے حق ادا کرنے اور اس کی عبادت بجالانے کی طرف توجہ نہیں ہے۔ ایک بہت بڑی دنیا اس بارے میں سوچنا بھی نہیں چاہتی اور نتیجۃً آگ

کے گڑھے کی طرف تیزی سے انسان بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ پس بڑے خوف کا مقام ہے۔ بہت زیادہ توجہ اور استغفار کی ضرورت ہے۔

حضرت مسیح موعود .... کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: ''خدا تعالیٰ نے ان کو اپنا ولی کہا ہے حالانکہ وہ بے نیاز ہے۔ اس کو کسی کی حاجت نہیں''۔ اللہ تعالیٰ نے دوست کہا ہے حالانکہ اس کو تو کسی دوست کی ضرورت نہیں ہے۔'' اس لئے استغناء ایک شرط کے ساتھ ہے ....(بنی اسرائیل: 112) یہ بالکل سچی بات ہے کہ خدا تعالیٰ ٹھُر کر کسی کو ولی نہیں بناتا۔ بلکہ محض اپنے فضل اور عنایت سے اپنا مقرب بنا لیتا ہے۔ اس کو کسی کی کوئی حاجت نہیں ہے۔ اس ولایت اور قرب کا فائدہ بھی اسی کو پہنچتا ہے''یعنی انسان کو پہنچتا ہے''...... یاد رکھو اللہ تعالیٰ کا اجتباء اور اصطفاء فطرتی جوہر سے ہوتا ہے''۔ یعنی اللہ تعالیٰ جب کسی کو پسند کرتا ہے، چھانٹتا ہے اور برگزیدگی عطا فرماتا ہے تو وہ انسان کے اندر اس کا اللہ تعالیٰ کی طرف بڑھنے کا جو تعلق ہوتا ہے اس کو دیکھتے ہوئے عطا کرتا ہے۔ فرمایا کہ ''ممکن ہے گزشتہ زندگی میں وہ کوئی صغائر یا کبائر رکھتا ہو''۔ ایک انسان اپنی پہلی زندگی میں چھوٹے اور بڑے گناہ کرنے والا ہو'' لیکن جب اللہ تعالیٰ سے اس کا سچا تعلق ہو جاوے تو وہ کل خطائیں بخش دیتا ہے''۔ ایک گناہگار انسان بھی جو اپنی پہلی زندگی میں بہت گناہ کرنے والا ہے بڑے بڑے گناہ بھی کرتا ہے چھوٹے گناہ بھی کرتا ہے لیکن جب اس کا خدا تعالیٰ سے ایک تعلق ہو جائے تو اللہ تعالیٰ پھر اس کی پہلی خطائیں بخش دیتا ہے۔'' اور پھر اس کو کبھی شرمندہ نہیں کرتا۔ نہ اس دنیا میں اور نہ آخرت میں۔ یہ کس قدر احسان اللہ تعالیٰ کا ہے کہ جب وہ ایک دفعہ درگزر کرتا اور عفو فرماتا ہے۔ پھر اس کا کبھی ذکر ہی نہیں کرتا۔ اس کی پردہ پوشی فرماتا ہے۔ پھر باوجود ایسے احسانوں اور فضلوں کے بھی اگر وہ''یعنی انسان''منافقانہ زندگی بسر کرے تو پھر سخت بدقسمتی اور شامت ہے''۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 595 تا 596 مطبوعہ ربوہ)

فرمایا:'' برکات اور فیوض الٰہی کے حصول کے واسطے دل کی صفائی کی بھی بہت بڑی ضرورت ہے۔ جب تک دل صاف نہ ہو کچھ نہیں۔ چاہئے کہ جب اللہ تعالیٰ دل پر نظر ڈالے تو اس کے کسی حصہ یا کسی گوشہ میں کوئی شعبہ نفاق کا نہ ہو۔ جب یہ حالت ہو تو پھر الٰہی نظر کے ساتھ تجلیات آتی ہیں''۔ کسی بھی قسم کی منافقانہ زندگی نہ ہو۔ انسان کے دل میں منافقانہ بات نہ ہو'' اور معاملہ صاف ہو جاتا ہے۔ اس کے لئے ایسا وفادار اور صادق ہونا چاہئے جیسے ابراہیمؑ نے اپنا صدق دکھایا۔ یا جس طرح پر آنحضرت ﷺ نے نمونہ دکھایا۔ جب انسان اس نمونہ پر قدم مارتا ہے تو وہ بابرکت آدمی ہو جاتا ہے۔ پھر دنیا کی زندگی میں کوئی ذلّت نہیں اٹھاتا اور نہ تنگی رزق کی مشکلات میں مبتلا ہوتا ہے۔ بلکہ اس پر خدا تعالیٰ کے فضل واحسان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور مستجاب الدعوات ہو جاتا ہے اور خدا تعالیٰ اس کو لعنتی زندگی سے ہلاک نہیں کرتا بلکہ اس کا خاتمہ بالخیر کرتا ہے۔ مختصر یہ کہ جو خدا تعالیٰ سے سچا اور کامل تعلق رکھتا ہو تو خدا تعالیٰ اس کی ساری مرادیں پوری کر دیتا ہے۔ اسے نامراد نہیں رکھتا''۔

(الحکم جلد 8 نمبر 8 مورخہ 10/مارچ 1904ء صفحہ 5)

پھر ان آیات میں سے جو دوسری آیت ہے اس میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ .... (یونس: 64) یعنی وہ لوگ جو ایمان لائے اور تقویٰ پر چلنے والے ہیں، یہ لوگ بھی اللہ تعالیٰ کے ولی ہوتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کے اولیاء کی یہ خصوصیت اور صفت ہے کہ وہ ایمان میں بڑھتے چلے جانے والے ہوتے ہیں۔ تقویٰ کا اعلیٰ نمونہ بھی قائم کرنے والے ہوتے ہیں۔

ایک حدیث میں آتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ کے اولیاء کو لایا جائے گا۔ وہ خدا کے سامنے پیش ہوں گے۔ ان کو تین قسموں میں تقسیم کیا جائے گا۔ اولیاء کی بھی آگے قسمیں ہیں۔ پہلے ایک قسم کا آدمی لایا جائے گا۔ (یعنی اللہ تعالیٰ نے اس گروپ میں سے ایک نمائندہ بلایا)۔ اس سے اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ اے میرے بندے! تو نے نیک اعمال کس وجہ سے کئے تھے؟ وہ عرض کرے گا کہ اے میرے ربّ آپ نے جنت پیدا کی اور اس کے درخت اور پھل پیدا کئے اور نہریں پیدا کیں اور اس کی حوریں اور اس کی نعمتیں اور جو کچھ بھی آپ نے اپنی اطاعت کرنے والوں کے لئے تیار کیا ہے سب کچھ بنایا۔ پس مَیں نے ان چیزوں کو حاصل کرنے کے لئے شب بیداری کی۔ راتوں کو اٹھا، نفل ادا کئے اور دن کو روزے رکھے۔ اس پر خدا تعالیٰ اسے فرمائے گا کہ اے میرے بندے! تُو نے صرف جنت کی خاطر اعمال کئے۔ سو یہ جنت ہے اس میں داخل ہو جاؤ۔ اور یہ میرا فضل ہی ہے کہ مَیں نے تجھے آگ سے آزاد کر دیا اور یہ بھی فضل ہے کہ مَیں تجھے جنت میں داخل کروں گا۔ پس وہ اور اس کے ساتھی جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

پھر دوسری قسم کے آدمیوں میں سے ایک آدمی لایا جائے گا۔ اس سے بھی اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ اے میرے بندے! تُو نے نیک اعمال کس لئے کئے تھے؟ وہ جواب دے گا کہ اے میرے ربّ! تُو نے دوزخ پیدا کی اور اس کی بیڑیاں اور اس کی شعلہ زن آگ اور اس کی گرم ہوائیں اور گرم پانی اور جو کچھ بھی تُو نے اپنے نافرمانوں اور دشمنوں کے لئے تیار کیا ہے، پیدا کیا۔ پس مَیں نے ان چیزوں سے ڈرتے ہوئے رات کو اٹھ کر نفل پڑھے اور دن کو روزے رکھے۔ اس پر خدا تعالیٰ فرمائے گا کہ اے میرے بندے! تُو نے یہ کام صرف میری آگ سے ڈرتے ہوئے کئے تھے۔ پس مَیں نے تجھے آگ سے آزاد کیا اور اپنے فضل سے تجھے اپنی جنت میں داخل کروں گا۔ پس وہ بھی اپنے ساتھیوں سمیت داخل ہو جائے گا۔

اس کے بعد تیسری قسم کے لوگوں میں سے ایک آدمی لایا جائے گا۔ اس سے بھی خدا تعالیٰ پوچھے گا کہ اے میرے بندے! تو نے نیک کام کس وجہ سے کئے تھے؟ وہ کہے گا۔ اے میرے ربّ! تیری محبت کی وجہ سے اور تیرے ملنے کے شوق میں۔ تیری عزت کی قسم! مَیں راتوں کو جاگا اور مَیں نے دن کو روزے رکھے صرف تیرے شوق اور تیری محبت میں۔ پس مبارک اور بہت بلند خدا اس سے فرمائے گا کہ اے میرے بندے! تُو نے یہ تمام کام میری محبت اور میری ملاقات کے شوق کی وجہ سے کئے تھے۔ سو اپنا بدلہ لے اور اللہ جلّ جلالہ اس شخص کے لئے خاص تجلّی فرمائے گا اور سارے پردوں کو اپنے چہرے سے دُور کر دے گا اور اس کے سامنے آ جائے گا اور کہے گا اے میرے بندے...... لے مَیں یہ موجود ہوں۔ میری طرف دیکھ۔ پھر فرمائے گا مَیں نے اپنے فضل سے تجھے اپنی آگ سے آزاد کیا اور جنت کو تیرے لئے جائز کرتا ہوں اور فرشتوں کو تیرے پاس بھیجوں گا اور مَیں خود تجھے سلام کہوں گا۔ پس وہ اپنے ساتھیوں سمیت جنت میں داخل ہو جائے گا۔

(تفسیر فتح البیان۔ سورۃ یونس زیر آیت وما ظن الذین......)

اب تینوں قسموں کے مختلف گروپوں میں سے ہر ایک نے اپنے اپنے خیال کے مطابق عمل کئے اور تینوں کو اللہ تعالیٰ نے ولیوں میں شمار کیا۔ یہ تفصیلی حدیث ابن کثیر کی ہے جس کو حضرت مصلح موعود نے تفسیر کبیر میں بھی نوٹ کیا ہے۔

(تفسیر کبیر از حضرت مصلح موعود جلد سوم صفحہ 100-101۔ زیر تفسیر سورۃ یونس آیت 64)

جیسا کہ مَیں نے کہا اس حدیث میں اولیاء کی مختلف قسمیں بیان فرمائی گئی ہیں۔ ایک جنت کا شوق رکھنے والے اور اس جنت کے حاصل کرنے کے لئے عمل کرنے والے۔ دوسرے جہنم کا خوف رکھنے والے اور اس جہنم سے بچنے کے لئے عمل کرنے والے اور نیک عمل کرنے والے ہیں۔ اور تیسرے خدا تعالیٰ کی محبت میں فنا لوگ۔ اور تینوں کو جب اللہ تعالیٰ جنت میں داخل ہونے کی اجازت دیتا ہے تو فرماتا ہے یہ تمہارے عمل بھی نہیں بلکہ مَیں اپنے فضل سے تمہیں یہ سب کچھ دے رہا ہوں۔ پس دیکھیں کہ ہر گروہ میں ایک ایک شخص آگے آتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت کو حاصل کر کے جنت میں اپنے ساتھیوں سمیت داخل ہو جاتا ہے۔

آخری گروہ جو خدا تعالیٰ کی محبت میں فنا ہے یقیناً اس کے سردار آنحضرت ﷺ ہی ہوں گے۔ وفات کے وقت بھی آپؐ کے جو الفاظ ہم تک روایت میں پہنچے ہیں وہ یہی ہیں۔ رَفِیْقِ الْاَعْلٰی، رَفِیْقِ الْاَعْلٰی۔ اور آپ کی یہ سب باتیں، اور وفات کے وقت یہ الفاظ کہنا اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی محبت چاہئے تھی اور اس میں سب سے بلند ترین مقام آپؐ ہی کا

تھا۔ پس اولیاء اللہ کی بھی مختلف قسمیں ہیں۔ لیکن بنیادی بات ایمان اور تقویٰ میں ترقی ہے اور انبیاء اللہ تعالیٰ کے وہ اولیاء ہیں جن کا ایمان کامل ہوتا ہے اور تقویٰ کا اعلیٰ نمونہ دکھاتے ہیں اور اس کی بھی اعلیٰ ترین مثال جیسا کہ مَیں نے کہا آنحضرت ﷺ کی ذات ہے۔

اولیاء اللہ کے بارہ میں احادیث میں مزید وضاحت بھی ملتی ہے کہ کون لوگ اللہ تعالیٰ کے ولی ہونے کے حقدار ہوتے ہیں اور کس طرح یہ مقام حاصل کیا جا سکتا ہے۔ مسند احمد بن حنبل میں ایک حدیث ہے۔ حضرت عمرو بن الجموح بیان کرتے ہیں کہ حضرت نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بندہ اس وقت تک ایمان خالص کا حقدار نہیں ہوسکتا جب تک وہ اللہ تعالیٰ ہی کے لئے کسی سے محبت نہ کرے اور اللہ تعالیٰ ہی کے لئے کسی سے بغض نہ رکھے۔ جب تک وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے لئے کسی سے محبت کرتا ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے لئے کسی سے بغض رکھتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی دوستی کا حقدار ہو جاتا ہے۔ اور فرمایا اور میرے بندوں میں سے میرے اولیاء اور میری مخلوق میں سے میرے محبوب ترین وہ ہیں جو مجھے یاد رکھتے ہیں اور مَیں انہیں یاد رکھتا ہوں۔ (مسند احمد بن حنبل۔ حدیث عمر و بن الجموح)

پس اس حدیث میں خالص ایمان کی یہ نشانی بتائی گئی ہے کہ ان کا ہر عمل حتیٰ کہ آپس کی محبت اور نفرت جو ہے وہ بھی خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے ہوتی ہے۔ ذاتی عناد اور ذاتی دشمنیاں نہیں ہوتیں۔ اگر انسان اپنا جائزہ لے تو خوف سے کانپ جاتا ہے کہ ایک طرف تو ہم دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہیں۔ دوسری طرف بہت سارے ایسے ہیں جن کے دلوں میں ذاتی عناد اور ذاتی بغض بھرے ہوتے ہیں۔ کینے بھرے ہوتے ہیں۔ ایک دفعہ کسی کی غلطیاں دیکھتے ہیں تو معاف نہیں کرنا چاہتے۔ اور جب کسی کو اللہ تعالیٰ کی رضا اس وجہ سے مل جائے کہ ہر فعل اس کا اللہ تعالیٰ کی خاطر ہوتا ہے تو پھر وہ اللہ تعالیٰ کا دوست بن جاتا ہے۔

اسی طرح ایک اور حدیث ہے۔ یہ بھی مسند احمد بن حنبل میں ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے تین باتوں کو پسند فرمایا ہے اور تین باتوں کو ناپسند کیا ہے۔ اس نے تمہارے لئے پسند فرمایا کہ تم اس کی عبادت کرو اور کسی کو بھی اس کا شریک نہ ٹھہراؤ۔ اور جسے اللہ تعالیٰ نے تمہارے معاملات کا نگران بنایا ہے اس کی خیر خواہی چاہو اور یہ کہ تم سب اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور تفرقہ میں نہ پڑو۔ اور اس نے تمہارے لئے فضول گوئی اور کثرت کے ساتھ سوال کرنے اور مال کو ضائع کرنے کو ناپسند فرمایا ہے۔

(مسند احمد بن حنبل۔ مسند ابی ہریرہؓ)

اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حکم ہر ایک پر واضح ہے۔ اس میں فرض عبادت بھی شامل ہے اور نفل عبادت بھی شامل ہے اور جو بھی عبادت سے بے توجہگی برتے گا، اس پر توجہ نہیں دے گا وہ اللہ تعالیٰ کا ولی تو کسی صورت میں کہلانے والا بن ہی نہیں سکتا بلکہ ایک عام مومن بھی نہیں ہے جو ایمان کی طرف ابتدائی قدم ہے۔

دوسری اہم بات اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ باتوں میں سے یہ بیان فرمائی کہ جسے تمہارے معاملات کا نگران بنایا جائے اس کی خیر خواہی چاہو۔ اور نگران کون بنائے جاتے ہیں؟ نظام جماعت کی طرف سے مقرر کردہ ہر کارکن جو کسی بھی کام پر متعین کیا جاتا ہے وہ ایک حقیقی مومن کا نگران ہوتا ہے۔ پس اس کے ساتھ مکمل تعاون اور اس کی خیر خواہی چاہنا ایک حقیقی مومن کا فرض ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتے ہوئے خدا کا دوست بننا چاہتا ہے۔ یہ بات جہاں ایک عام مومن کو اطاعت کی طرف توجہ دلاتی ہے اور ہر قسم کے فساد سے بچنے کی طرف متوجہ کرتی ہے وہاں نگرانوں اور عہدیداروں کے لئے بھی سوچنے کا مقام ہے۔ ایک خوف کا مقام ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر تمہاری خیر خواہی چاہ رہا ہے تو پھر تمہیں خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر کس قدر اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتے ہوئے انصاف کے تقاضے پورے کرنے ہیں اور نگرانی کا حق ادا کرنا ہے۔ خیر خواہی صرف یکطرفہ عمل نہیں ہے بلکہ جب انصاف کا اعلیٰ ترین معیار قائم ہوگا، نیتیں صاف ہوں گی، اللہ تعالیٰ کی رضا عہدیداروں کو بھی مطلوب ہوگی تو ماتحت بھی اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتے ہوئے عہدیدار کی خیر خواہی چاہے گا۔ بدظنیوں سے دُوری ہوگی اور محبت کی فضا پیدا ہوگی۔

پھر فرمایا اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑے رکھو اور تفرقہ میں نہ پڑو۔ یہاں پھر عام مومن کو توجہ دلائی گئی ہے کہ نگران اور عہدیدار کی طرف سے خلاف مرضی باتیں ہو بھی جائیں تب بھی تمہاری طرف سے کوئی ایسا ردّعمل ظاہر نہ ہو جو کسی قسم کے شر اور فتنے کا باعث بنے۔ اور عہدیداروں کو بھی اس میں ہدایت ہے کہ تمہارے جو ردّعمل ہیں وہ بھی ایسے ہوں جن میں خدا تعالیٰ کا خوف ظاہر ہوتا ہو۔ اللہ تعالیٰ کی جو رسّی ہے یہ تو بنائی ہی اعمال صالحہ اور تقویٰ سے گئی ہے۔ اس میں اپنے کسی مفاد اور بدعمل کی وجہ سے کمزوری کا باعث نہ بنو کہ جس سے یا رسّی ٹوٹنے کا خطرہ ہو یا کسی شخص کا ہاتھ چھوٹ کر آگ کے گڑھے میں گرنے کا خطرہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کے دوست تو خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر اپنے ساتھیوں کا ہاتھ پکڑ کر بچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ پھر فرمایا کہ ناپسندیدہ باتوں سے بچو کیونکہ یہ باتیں خدا تعالیٰ سے دُور لے جاتی ہیں۔ ان میں فضول گوئی ہے۔ بیہودہ اور لغو باتیں ہیں۔ ایک دوسرے پر اعتراضات ہیں، کیونکہ جب یہ باتیں پیدا ہوتی ہیں تو اللہ تعالیٰ کی رسّی پر گرفت ڈھیلی ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ پھر کثرت سوال اور مال کے ضیاع سے بھی منع فرمایا۔ ایک مومن میں قناعت ہونی چاہئے اور دین کی راہ میں مالی قربانی کی طرف توجہ ہونی چاہئے۔

پھر ایک حدیث میں اللہ تعالیٰ کے بندوں کے مقام کا ایک عجیب نقشہ کھینچا گیا ہے۔ حضرت عمر بن خطابؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے بعض ایسے ہیں جو نہ تو نبی ہیں اور نہ ہی شہید مگر انبیاء اور شہداء قیامت کے دن اللہ کے حضور ان کے مقام کی وجہ سے ان پر رشک کریں گے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہمیں بتائیں گے کہ وہ کون ہیں؟ آپؐ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کی رحمت کی وجہ سے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں نہ کہ رحمی رشتہ داری کی وجہ سے اور نہ ہی ان اموال کی وجہ سے جو وہ ایک دوسرے کو دیتے ہیں۔ اللہ کی قسم ان کے چہرے نور ہیں اور یقیناً وہ نور پر قائم ہیں اور جب لوگ خوف محسوس کریں گے انہیں کوئی خوف نہ ہوگا اور جب لوگ غمگین ہوں گے انہیں کوئی غم نہ ہوگا۔ اور آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ .... ۔ (سنن ابوداؤد کتاب البیوع)

پس یہ لوگ اللہ کے ولی بنتے ہیں جن کا اٹھنا بیٹھنا، اوڑھنا بچھونا خدا تعالیٰ کی رضا ہو۔ اور جب خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر تمام نیکیاں بجا لائیں گے تو پھر یقیناً ایسے لوگوں پر انبیاء رشک کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے ان کے متبعین میں سے، ان کے ماننے والوں میں سے ایسے لوگ عطا فرمائے جو نیکیوں کے اعلیٰ معیار کو چھو رہے ہیں۔ انبیاء کی بعثت کا مقصد تو روحانی انقلاب پیدا کرنا ہوتا ہے۔ پس جب ان کے متبعین اپنے اندر انقلاب برپا کر لیتے ہیں اور اللہ کے ولی ہونے کے اعلیٰ معیار حاصل کر چکے ہوتے ہیں تو یقیناً نبیوں کے لئے یہ رشک کرنے والی بات ہوتی ہے۔ ان کو ان کی نیکیوں کی وجہ سے رشک نہیں آ رہا ہوتا بلکہ اس بات پر خوش ہوتے ہیں کہ ہمارے ماننے والے وہ معیار حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جیسا کہ مَیں نے پہلے حدیث پڑھی ہے اس سے بھی واضح ہے کہ اولیاء کا جو اعلیٰ ترین معیار ہے وہ انبیاء کو ملتا ہے اور اس میں سے بھی سب سے اعلیٰ معیار جو ہے وہ آنحضرت ﷺ کا ہے۔ پس اس زمانے میں آنحضرت ﷺ کی بعثت کے بعد اللہ تعالیٰ کے ولی وہی ہیں .... اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہر عمل بجا لاتے ہیں اور یہی لوگ ہیں جو اس وجہ سے خدا تعالیٰ کا قرب پاتے ہیں اور ان کے ہر خوف اور غم کو خدا تعالیٰ دور فرما دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا اگر مطلوب ہوگی تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے ہر حکم پر بھی نظر ہوگی۔ یہ بھی ایک حقیقی مومن کا کام ہے.......... اور جیسا کہ احادیث میں بیان ہوا ہے کہ تفرقہ نہ ڈالو۔ اللہ تعالیٰ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ یہ سب باتیں اس بات کی نشاندہی کرتی ہیں کہ کسی ایک نے فرقہ بندی کو ختم کرنا ہے اور وہ اس کے علاوہ اور کوئی نہیں ہوسکتا جسے خدا تعالیٰ نے خود بھیجا ہو۔ جو اللہ تعالیٰ کے ولی ہونے کا اعلیٰ معیار حاصل کر چکا ہو۔ پس فی زمانہ خدا تعالیٰ کی خاطر جمع ہو کر آپس میں محبت

کرنے والی جماعت بنا اور ایک ہاتھ پر اکٹھے ہوکر ہر خوف سے امن میں آنا صرف مسیح موعود کی جماعت کا طرہ امتیاز ہے اور ہونا چاہئے۔

پس جہاں یہ (۔) کے لئے سوچنے کا مقام ہے احمدیوں کے لئے بھی قابل توجہ ہے کہ اگر خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنی ہے تو محبت، پیار اور نظام جماعت کا احترام اور اطاعت اور خلافت سے مضبوط تعلق پیدا کرنا بہت ضروری ہے۔

پھر اگلی آیت میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسے لوگوں کے لئے خوشخبریاں ہیں اور نہ صرف اس دنیا کے انعامات ہیں بلکہ آخرت کے بھی انعامات ہیں۔ یقیناً ان انعامات کا ملنا ایک مومن کے لئے پیدائش کے مقصد کو حاصل کرنا ہے۔ اور عظیم الشان کامیابی ہے۔

یہ خوشخبریاں کس طرح ملتی ہیں؟ ان کا کیا مطلب ہے؟ اس بارے میں بھی احادیث میں ذکر ملتا ہے۔ ایک حدیث میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ........... (یونس:65)۔ بشریٰ سے مراد رویاء صالحہ ہے جسے مومن اپنے متعلق خود دیکھتا ہے یا اس کے حق میں کوئی دوسرا شخص دیکھتا ہے۔

(مؤطا امام مالک۔ باب ما جاء فی الرؤیا)

اور اسی طرح ایک روایت میں ہے کہ جب یہ عرض کیا گیا کہ ہمیں آخرت کی بشریٰ کے بارے میں تو علم ہے کہ جنت ہے۔ اس دنیا کی بشریٰ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا رؤیا صالحہ ہے جو بندہ دیکھتا ہے یا اس کی خاطر دوسروں کو دکھائی جاتی ہیں۔ ان رؤیاء صالحہ میں انعامات کی خوشخبریاں دی جاتی ہیں۔ پس یہ رؤیا جو ہیں یہ بے مقصد نہیں ہوتیں۔ کبھی خوف کو امن میں بدلنے کے بارہ میں ہوتی ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ ان کو پورا فرماتا ہے اور مومنین کی زندگی کو جو خوف میں ہوتی ہے امن میں بدل دیتا ہے۔ کبھی انعامات کے نزول کے بارہ میں ہوتی ہیں اور ایک مومن ہر لحہ اپنی زندگی میں اور جماعتی زندگی میں یہ دیکھتا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ انعامات کی بارش برسا رہا ہوتا ہے۔ اس بارہ میں اللہ تعالیٰ پہلے کئی مومنوں کو بتا بھی چکا ہوتا ہے کہ اس طرح ہوگا اور (ویسے ہی) ہوتا ہے۔ پس یہ بھی انعامات ہیں۔ ان کے بارہ میں اللہ تعالیٰ مبشر خوابیں دکھا کر اطلاع دے رہا ہوتا ہے۔ اور پھر بہت ساری مبشر خوابیں ہوتی ہیں جن سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نواز رہا ہے اور اس کی تائید مومنین کے ساتھ ہے۔ پس جب مومنین کی جماعت کا ہر عمل اور فعل خدا تعالیٰ کی خاطر ہو جاتا ہے۔ جب وہ ایک جماعت بن جاتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے دوست بننے کی کوشش کرتے ہیں تو انہیں آپس کے اس تعلق کی وجہ سے جو خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہوتا ہے بشارتیں بھی ملتی ہیں۔ آج ہمیں یہ محبت جماعت اور خلافت کے اس مضبوط رشتہ سے اور خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کی خاطر نظر آتی ہے اور اللہ تعالیٰ ایمان میں مضبوطی کی خاطر رؤیا صالحہ مومنین کو دکھاتا رہتا ہے۔ پس جب تک یہ مضبوط رشتہ پروان چڑھتا رہے گا اور قائم رہے گا مومنین اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشخبریوں سے حصہ پاتے رہیں گے اور ایک مومن کے لئے اللہ تعالیٰ کی بشارتیں عظیم الشان کامیابی کا اعلان کرتی رہیں تاکہ ایمان میں ترقی ہوتی رہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں: ’’یعنی ایماندار لوگ دنیوی زندگی اور آخرت میں بھی تبشیر کے نشان پاتے رہیں گے۔ جن کے ذریعہ سے وہ دنیا اور آخرت میں معرفت اور محبت کے میدانوں میں ناپیدا کنار ترقیاں کرتے جائیں گے۔ یہ خدا کی باتیں ہیں جو کبھی نہیں ٹلیں گی۔ اور تبشیر کے نشانوں کو پالینا یہی فوز عظیم ہے۔ یعنی یہی ایک امر ہے جو محبت اور معرفت کے منتہی مقام تک پہنچا دیتا ہے‘‘۔ (یعنی محبت اور معرفت کے انتہائی مقام تک لے جاتا ہے۔)

(تفسیر حضرت مسیح موعود جلد سوم صفحہ 678۔ زیر سورۃ یونس آیت 65)

اللہ کرے کہ اس نکتہ کو ہم سمجھنے والے ہوں اور اپنے ایمانوں اور تقویٰ کو اُس معیار تک لے جائیں جہاں خدا تعالیٰ کی معرفت اور محبت میں قدم آگے سے آگے بڑھتے چلے جائیں۔ اس کی رضا کی جنتوں کو حاصل کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ہر خوف کو امن میں بدلتا رہے اور ہمارے گناہوں اور لغزشوں کو اپنی رحمت کی چادر میں ڈھانپتے ہوئے ہمارے غموں کو ہمیشہ دُور فرماتا رہے۔

مشعل راہ

اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والا اجر سے محروم نہیں رہتا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 7 نومبر 2003ء میں انفاق فی سبیل اللہ کا مضمون بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

حضرت مصلح موعود اس بارہ میں لکھتے ہیں کہ:

’’اگر تم دینی کاموں کے لئے اپنے اموال خرچ کرو گے تو جس طرح ایک دانہ سے اللہ تعالیٰ سات سو دانے پیدا کر دیتا ہے اسی طرح وہ تمہارے اموال کو بھی بڑھائے گا۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ ترقی عطا فرمائے گا۔ جس کی طرف (۔) میں اشارہ ہے۔ چنانچہ تاریخ گواہ ہے کہ ایسا ہی ہوا۔ حضرت ابوبکرؓ نے بے شک بڑی قربانیاں کی تھیں مگر خدا تعالیٰ نے ان کو اپنے رسول کا پہلا خلیفہ بنا کر انہیں جس عظیم الشان انعام سے نوازا اس کے مقابلہ میں ان کی قربانیاں بھلا کیا حیثیت رکھتی تھیں۔ اسی طرح حضرت عمرؓ نے بہت کچھ دیا مگر انہوں نے کتنا بڑا انعام پایا۔ حضرت عثمانؓ نے بھی جو کچھ خرچ کیا اس سے لاکھوں گنا زیادہ انہوں نے اسی دنیا میں پا لیا۔ اسی طرح ہم فرداً فرداً صحابہؓ کا حال دیکھتے ہیں تو وہاں بھی خدا تعالیٰ کا یہی سلوک نظر آتا ہے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کو ہی دیکھ لو۔ لکھتے ہیں کہ جب وہ فوت ہوئے تو ان کے پاس تین کروڑ روپیہ جمع تھا۔ اس کے علاوہ اپنی زندگی میں وہ لاکھوں روپیہ خرچ کرتے رہے۔ اسی طرح صحابہؓ نے اپنے وطن کو چھوڑا تو ان کو بہتر وطن ملے۔ بہن بھائی چھوڑے تو ان کو بہتر بہن بھائی ملے۔ اپنے ماں باپ کو چھوڑا۔ تو ماں باپ سے بہتر محبت کرنے والے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مل گئے۔ غرض اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی کرنے والا کبھی بھی جزائے نیک سے محروم نہیں رہا۔

(تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ 604)

حضرت مصلح موعود اس بارہ میں مزید لکھتے ہیں:

’’........... کہہ کر بتایا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے انعام دینے میں بخل تو تب ہو جبکہ خدا تعالیٰ کے ہاں کسی چیز کی کمی ہو۔ مگر وہ تو بڑی وسعت والا اور بڑی فراخی والا ہے اور پھر وہ علیم بھی ہے۔ جانتا ہے کہ وہ شخص کس قدر انعام کا مستحق ہے۔ اگر کوئی شخص کروڑوں گنا انعام کا بھی مستحق ہو۔ تو اللہ تعالیٰ اسے یہ انعام دینے کی قدرت رکھتا ہے۔ **دنیا میں ہم روزانہ یہ نظارہ دیکھتے ہیں کہ زمیندار زمین میں ایک دانہ ڈالتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے سات سو گنا بنا کر واپس دیتا ہے۔ پھر جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرے گا کیسے ممکن ہے کہ اس کا خرچ کیا ہوا مال ضائع ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کئے ہوئے مال کا کم از کم سات سو گنا بدلہ ضرور ملتا ہے۔ اس سے زیادہ کی کوئی حد بندی نہیں۔** اگر انتہائی حد مقرر کر دی جاتی تو اللہ تعالیٰ کی ذات کو محدود ماننا پڑتا۔ جو خدا تعالیٰ میں ایک نقص ہوتا۔ اسی لئے فرمایا کہ تم خدا کی راہ میں ایک دانہ خرچ کرو گے تو تم کم از کم سات سو گنا بدلہ ملے گا اور زیادہ کی کوئی انتہا نہیں اور نہ اس کے انواع کی کوئی انتہا ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے تو انجیل میں صرف اتنا فرمایا تھا کہ ’’اپنے لئے آسمان پر مال جمع کرو جہاں نہ کیڑا خراب کرتا ہے نہ زنگ اور نہ وہاں چور نقب لگاتے اور چراتے ہیں‘‘۔ (متی باب 6 آیت :20) لیکن قرآن کریم کہتا ہے کہ اگر تم خدا تعالیٰ کے خزانے میں اپنا مال جمع کرو گے تو یہی نہیں کہ اسے کوئی چرائے گا نہیں بلکہ تمہیں کم از کم ایک کے بدلہ میں سات سو انعام ملیں گے۔ اور اس سے زیادہ کی کوئی حد بندی نہیں۔ پھر مسیحؑ کہتے ہیں کہ وہاں غلہ کو کوئی کیڑا نہیں کھا سکتا۔ مگر قرآن کریم کہتا ہے کہ وہ صرف کیڑے سے ہی محفوظ نہیں رہتا بلکہ ایک سے سات سو گنا ہو کر واپس ملتا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ کسی انسان کی مدد کا محتاج نہیں مگر وہ اپنے بندوں پر رحم کرتے ہوئے اگر کسی کام کے کرنے کے انہیں موقع دیتا ہے تو اس لئے کہ وہ ان کے مدارج کو بلند کرنا چاہتا ہے۔

(تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ 604-605)

(روزنامہ الفضل 24 فروری 2004ء)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر رامیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

مکرمہ فریحہ سلیم صاحبہ معلّمہ بیوت الحمد پرائمری سکول ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

خاکسار کا بھانجا حسان منصور 14 دسمبر 2009ء کو موٹر سائیکل حادثہ میں زخمی ہو گیا۔ جبڑا ٹوٹ گیا اور سر پر شدید چوٹیں آئیں جس کی وجہ سے بے ہوش ہو گیا۔ ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ اور ابھی تک بے ہوشی کی حالت میں ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اس نوجوان کو جلد از جلد معجزانہ شفاء عطا فرمائے۔ آمین

دعائے نعم البدل

مکرم سعید احمد بٹ صاحب صدر جماعت احمدیہ چک نمبر 203/R-B مانانوالہ ضلع فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بھتیجے مکرم شبیر احمد بٹ صاحب اور مکرمہ آسیہ شبیر صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 17 جولائی 2009ء کو بیٹا عطا فرمایا تھا۔ جس کا نام ثوبان احمد بٹ تجویز ہوا تھا بچے کو یرقان کا عارضہ تھا علاج ہوتا رہا مگر کوئی افاقہ نہ ہوا۔ مورخہ 26 / اکتوبر کو فیصل ہسپتال فیصل آباد میں قضائے الٰہی سے فوت ہو گیا۔ گوکھووال قبرستان میں سپرد خاک ہوا۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ والدین کو نعم البدل عطا فرمائے اور سب پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

ولادت

مکرم نور اللہ خان صاحب مربی سلسلہ نظارت اشاعت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بھانجے مکرم بشارت احمد صاحب اور ان کی اہلیہ مکرمہ زیب النساء صاحبہ فیکٹری ایریا احمد ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے مورخہ 12 دسمبر 2009ء کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ کا نام خیر النساء تجویز کیا گیا ہے۔ جو مکرم امان اللہ صاحب کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ کی پہلی پوتی اور مکرم محمد صدیق صاحب کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و تندرستی والی لمبی عمر دے۔ نیک بخت، صالحہ، خادمہ دین اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

نمایاں اعزاز

مورخہ 11 اور 12 دسمبر کو نیشنل یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی اسلام آباد کے زیر اہتمام آل پاکستان مقابلہ NASTEC 09 Video Competition ہوا۔ جس میں پاکستان بھر کی 36 یونیورسٹیوں نے حصہ لیا۔ دو واقفین نو مکرم مدثر احمد زکی صاحب ابن مکرم منیر احمد باجوہ صاحب اور مکرم خرم عثمان خالد صاحب ابن مکرم خالد محمود الحسن بھٹی صاحب یونیورسٹی آف سرگودھا نے حصہ لیا اور محض خدا تعالیٰ کے فضل سے اول قرار پائے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

سانحہ ارتحال

مکرم سمیع اللہ بٹ صاحب اسسٹنٹ سٹور کیپر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد مکرم مطیع اللہ بٹ صاحب ابن مکرم محمد اسماعیل بٹ صاحب آف بدوملہی حال مقیم دارالیمن وسطی حمد ربوہ بعمر 55 سال مورخہ 16 دسمبر 2009ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ ان کی نماز جنازہ اگلے روز بعد نماز ظہر بیت الحمد، دارالیمن وسطی حمد ربوہ میں ادا کی گئی اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود الحسن صاحب نوری ایڈمنسٹریٹر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ نے دعا کروائی۔ مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ 5 بیٹیاں اور 2 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ دو بیٹیاں جرمنی میں مقیم ہیں جو کہ مرحوم کے آخری دیدار کے لئے نہیں آسکیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم نصیر احمد بدر صاحب مربی سلسلہ نظارت دعوت الی اللہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم منور احمد کوکب صاحب اور ان کی اہلیہ محترمہ نصرت پروین صاحبہ کو مورخہ 15 دسمبر 2009ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے جس کا نام عائشہ منور تجویز ہوا ہے۔ موصوفہ مکرم چوہدری فضل کریم صاحب دارالعلوم شرقی نور ربوہ کی پوتی اور مکرم چوہدری سعید اللہ صاحب ناصر آباد جنوبی ربوہ کی نواسی ہے۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک، خادمہ دین اور والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک کا موجب ہو۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(عبدالرشید صاحب بابت ترکہ عبدالوہاب صاحب)

مکرم عبدالرشید صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم عبدالوہاب صاحب وفات پا چکے ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 5/18-17 دارالیمن ربوہ برقبہ 10 مرلہ میں 2/16 حصہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ میرے نام منتقل کر دیا جائے دیگر ورثاء کو اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرمہ امۃ الباسط صاحبہ۔ بیٹی
2۔ مکرم عبدالعزیز کاشف صاحب۔ بیٹا
3۔ مکرم عبدالرشید راشد صاحب۔ بیٹا
4۔ مکرم عبدالوحید ناصر صاحب۔ بیٹا
5۔ مکرم محمد عطاء اللہ ثمر صاحب۔ بیٹا
6۔ مکرمہ امۃ الشافی صاحبہ۔ بیٹی
7۔ مکرمہ امۃ الودود صاحبہ۔ بیٹی
8۔ مکرمہ امۃ الباری صاحبہ (مرحومہ) بیٹی

ورثاء مرحومہ

i۔ مکرم ناصر احمد صاحب۔ (خاوند)
ii۔ مکرمہ امۃ النور صاحبہ۔ (بیٹی)
iii۔ مکرمہ امۃ الرافع صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس (30) یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

اجلاس بزم حسن بیان

(مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ)

بفضل اللہ تعالیٰ شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کے زیر اہتمام مورخہ 17 دسمبر 2009ء کو بعد نماز مغرب شام 6 بجے ایوان محمود ہال میں پہلا سیمینار حسن بیان منعقد ہوا۔ جس کے مہمان خصوصی مکرم منصور احمد عمر صاحب مربی سلسلہ تھے۔ ربوہ کے مختلف محلّہ جات سے 252 خدام نے پروگرام میں شرکت کی۔ مکرم بلال طاہر صاحب ایڈیشنل ناظم تعلیم نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیئے۔

تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم مبشر احمد اقبال صاحب نے مجلس حسن بیان کا تعارف پیش کرتے ہوئے بتایا کہ خدام میں علمی اور ادبی صلاحیتیں اجاگر کرنے اور تحریر و تقریر کا ملکہ ابھارنے کے لئے شعبہ تعلیم میں مجلس خدام الاحمدیہ کے تحت بزم حسن بیان اور مجلس انصار سلطان القلم کا قیام کیا جاتا ہے۔ بزم حسن بیان کے تحت ایسے اجلاس کروائے جاتے ہیں جن میں خدام اپنے مضامین، انشائیے، تبصرے، نظمیں اور تقاریر وغیرہ پیش کرتے ہیں۔

چنانچہ اس پروگرام میں بھی خدام نے اپنا اور دیگر ادباء، شعراء کا نثری اور منظوم کلام پیش کیا اور مختصر مضامین و انشائیے پڑھ کر سنائے۔ آخر پر مہمان خصوصی نے خطاب کے بعد دعا کرائی اور مہمانوں کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم نعیم احمد صاحب اٹھوال نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آج کل توسیع اشاعت الفضل، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے ضلع سیالکوٹ کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت و اراکین عاملہ، مربیان کرام، صدران جماعت سے تعاون کی بھرپور درخواست ہے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

آزمائشی کورس فری
یہ سہولت محدود مدت کے لئے ہے
جوڑوں کے درد کے لئے بفضل خدا مفید و بے ضرر آزمائشی کورس فری حاصل کریں۔ فائدہ ہو تو مکمل علاج کریں۔
ہمارے چند خصوصی معالجات
الرجی، دمہ، گیس، تیزابیت، معدے کا السر، ہائی بلڈ پریشر، یرقان، خصوصی کمزوری، بے اولادی، لیکوریا، مینس پرابلم، بیٹیاں بیٹیوں کی خواہش۔
مفصل معلومات کا کتابچہ مفت حاصل کریں۔
بیرون پاکستان کے مریضان ہمارے ٹورانٹو کینیڈا کے کلینک سے رجوع کریں۔
ڈاکٹر نذیر احمد مظہر فون: 001-416-832-7056
کینیڈین کوالیفائیڈ ڈاکٹر آف نیچرل میڈیسن
مظہر فارما ہسپتال احمد نگر ربوہ پوسٹل کوڈ 48
فون: 047-6211544, 0334-6372686
ویب سائٹ: www.drmazhar.com
ای میل: drmazharca@yahoo.com

کامیاب علاج۔ ہمدردانہ مشورہ
دوا تدبیر ہے۔ اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے۔
نوجوانوں کے امراض و نفسیاتی بیماریاں
عورتوں کی مرض اٹھرا، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا
بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج
1954 NASIR ناصر 2009
دنیائے طب کی خدمات کے 55 سال
حکیم میاں محمد رفیع ناصر
مطب ناصر دواخانہ رجسٹرڈ، گولبازار ربوہ
047-6211434
6212434
Fax:6213966

کاکیشیا مدر ٹنکچر (سپیشل) (تندرستی کا خزانہ)
مردوں اور عورتوں، نوجوانوں اور بوڑھوں کیلئے اللہ کے فضل سے ایک مکمل ٹانک ہے۔ نیز وقت سے پہلے بالوں کو گرنے اور سفید ہونے سے روکنے کیلئے مفید ترین دوا ہے۔

ٹنی بر مدر ٹنکچر (سپیشل)
معدہ و پیٹ کی تمام تکالیف، تیزابیت، جلن، درد، السر بدہضمی گیس قبض اور بھوک کی کمی کی ایک مکمل دوا ہے۔
(عائلی قیمت پیکنگ 130/-25ML روپے 500/- 120ML روپے)

جگر ٹانک GHP-512/GH
جگر کی جملہ تکالیف کو دور کرنے اور ہر قسم کے یرقان سے بچاؤ یا اس کے اثرات ختم کرنے کے علاوہ جگر کی طاقت کیلئے مؤثر دوا ہے۔

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217
فون: 047-6005666, 0333-9797797
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399, 0333-9797798

درخواست دعا

مکرم محمد شعیب طاہر صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم فتح محمد صاحب خادم بیت الذکر خلیل دارالعلوم غربی خلیل ربوہ دل کی تکلیف کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں۔ ٹانگوں میں شدید کمزوری محسوس ہو رہی ہے۔ احباب جماعت سے ان کی کامل و عاجل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم لئیق احمد چوہدری صاحب سڈنی آسٹریلیا تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کے بیٹے مکرم حمد احمد صاحب اور بہو مکرمہ سحر بشیر صاحبہ کو بیٹی سے نوازا ہے۔ لیکن نومولودہ پیدائش کے وقت سے اب تک قریباً چھ ماہ سے مسلسل انتہائی نگہداشت میں ہے اور ڈاکٹرز کو پوری طرح سے بیماری کی سمجھ بھی نہیں آ رہی۔ احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہماری پریشانیوں کو دور فرمائے۔ آمین

مکرم ڈاکٹر حنیف احمد قمر صاحب دارالرحمت غربی ربوہ اطلاع دیتے ہیں۔

خاکسار کے ماموں مکرم نعیم احمد وسیم صاحب ابن مکرم حاجی محمد دین صاحب درویش کو امریکہ میں نماز جمعہ سے واپسی پر کار ڈرائیونگ کے دوران دل کا حملہ ہوا۔ جس کے نتیجے میں کار سڑک کے کنارے درخت سے جاٹکرائی۔ آئی سی یو میں داخل کروایا گیا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین

مکرم ممتاز احمد بلوچ صاحب دارالنصر وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ مکرمہ سرداراں شاکر صاحبہ اہلیہ مکرم محمد شاکر خان صاحب دارالنصر وسطی ربوہ گزشتہ چند روز سے بیمار ہیں۔ بخار اور الٹیوں کی وجہ سے کمزوری کافی ہوگئی ہے۔ محترمہ والدہ صاحبہ کی کامل شفایابی اور صحت و سلامتی کیلئے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

مکرم ناصر احمد صاحب دارالعلوم شرقی نور ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری بھتیجی مکرمہ رفعت شاہدہ صاحبہ زوجہ مکرم عنایت اللہ صاحب گلے کی خرابی کی وجہ سے بیمار تھی اللہ کے فضل سے ہسپتال سے گھر آچکی ہیں۔ احباب جماعت سے کامل و عاجل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆......☆......☆

سانحہ ارتحال

مکرم مظہر احمد چیمہ صاحب نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ویسٹ ہل لندن تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی دادی جان محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ بیوہ مکرم چوہدری نبی احمد صاحب چیمہ سابق درویش قادیان آف رانی پور ضلع خیرپور سندھ مورخہ 2 دسمبر 2009ء کو 92 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی انتقال کر گئیں۔ آپ نے 1953ء میں وصیت کرنے کی توفیق پائی آپ کا جنازہ مورخہ 4 دسمبر کو ربوہ لایا گیا جہاں مکرم و محترم مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے بعد از نماز جمعہ بیت مبارک میں آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کروائی۔ آپ نہایت نیک، شریف النفس، دعا گو اور تہجد گزار خاتون تھیں۔ اپنے خاوند کی اطاعت و فرمانبرداری، غریبوں سے ہمدردی، دوسروں کے دکھ اور خوشی میں شمولیت کرنا اور ان کی دلجوئی کرنا نیز ہر چھوٹے بڑے سے محبت و شفقت کا سلوک کرنا آپ کی نمایاں صفات تھیں۔ آپ نے اپنے پسماندگان میں تین بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہے۔ آپ کے بڑے بیٹے مکرم چوہدری مبشر احمد صاحب چیمہ سپرنٹنڈنٹ ایجوکیشن بورڈ سرگودھا 2006ء میں وفات پاگئے تھے۔ ایک بیٹے مکرم چوہدری ممتاز احمد صاحب چیمہ امیر ضلع خیرپور ہیں۔ اس کے علاوہ کثیر تعداد میں پوتے پوتیاں، نواسے نواسیاں، پڑپوتے پڑپوتیاں اور پڑنواسے پڑنواسیاں آپ کے پسماندگان میں شامل ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں مرحومہ کی مغفرت و بلندی درجات، اعلیٰ علیین میں جگہ عطا ہونے کے لئے نیز پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے اور دین و دنیا میں اعلیٰ کامیابیاں عطا ہونے کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔

مکرم محمد اسلم راشد صاحب دارالصدر شمالی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم محمد ارشد طارق صاحب ولد مکرم حوالدار چوہدری نور احمد صاحب مرحوم شکار والے مورخہ 17 دسمبر 2009ء کو فضل عمر ہسپتال میں بعمر 58 سال بقضائے الٰہی وفات پاگئے مرحوم پچھلے تین ماہ سے میرے پاس رہائش پذیر تھے۔ ایک ماہ پہلے سانس کی تکلیف ہوئی فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج رہے۔ مورخہ 18 دسمبر کو جمعہ کی نماز کے بعد مکرم حافظ مسرور احمد صاحب مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم خالد گورائیہ صاحب قائمقام صدر عمومی نے دعا کروائی۔ مرحوم سادہ طبیعت، ملنسار، خوش اخلاق اور احباب میں ہر دلعزیز تھے مرحوم نے پسماندگان میں ایک بیٹا اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان و لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

تکمیل ناظرہ قرآن

مکرم ملک عبدالمتین صاحب سیکرٹری تحریک جدید فیصل ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔

میرے پوتے عزیز نورالدین محمود احمد واقف نو ابن مکرم عبدالرحمن وسیم صاحب نے سوا پانچ سال کی عمر میں قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ قرآن کریم پڑھانے کی سعادت ان کی والدہ نے پائی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اسے نیک، صالح اور بنی نوع انسان کی خدمت کرنے والا بنائے۔

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا اصفہان، شجر کار، ویجی ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکرگڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ عقب شوبرا ہوٹل لاہور
042-6306163-6368130Fax:042-6368134
E-mail:amcpk@brain.net.pk
CELL#0300-4607400

ری پبلک UPS اینڈ کولنگ سنٹر
لوڈشیڈنگ سے فوری نجات
ٹی وی، کمپیوٹر، فیکس، پرنٹر اور سیکیورٹی کیمرہ (بیوت الذکر سکول اور کالجز) کو چلانے کیلئے گارنٹی شدہ UPS بیٹری، چارجرز، سٹیبلائزر حاصل کریں
ہر قسم کے ایئر کنڈیشنرز اور ریفریجریٹرز کی انسٹالیشن، مینٹیننس اور ہر کپیسٹی کے نئے واٹر چلر بنوانے کے لئے
رابطہ: دھوبی گھاٹ مین بازار فیصل آباد
موبائل: 0300-6652912 فون: 041-2635374

کراچی الیکٹرک سٹور
گھریلو اور کمرشل استعمال کیلئے موٹرز اور پمپس پانی کی تمام مشینری دستیاب ہے
2۔ نشتر روڈ (برانڈرتھ روڈ) لاہور
طالب دعا: شوکت محمود: 0345-4111191

البشیرز معروف قابل اعتماد نام
پیچ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات
اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں بااعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
0300-4146148
فون شوروم پتوکی 049-4423173 - 047-6214510

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم سرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای میل ایڈریس پر بھیجیں
Email:citipolypack@hotmail.com

ربوہ میں طلوع وغروب 29۔ دسمبر	
طلوع فجر	5:38
طلوع آفتاب	7:05
زوال آفتاب	12:10
غروب آفتاب	5:15

سردیوں میں جوڑوں کے درد، اعصابی کمزوری، سردی کا زیادہ لگنا
عنبری کے استعمال سے اللہ کے فضل سے ٹھیک ہوجاتے ہیں
فی ڈبی 200 روپے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 047-6212434

Mob:0300-4742974
TEL:042-6684032
Mob: 0300-9491442
طالب دعا: قدیر احمد، حفیظ احمد
دلہن جیولرز
Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk,
Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.

FIRST FLIGHT EXPRESS
World Wide Courier Service
Through D.H.L Facility
احمدی احباب کے لئے خوشخبری
دنیا بھر میں آپ کے ڈاکومنٹس اور پارسل گارمنٹس کی ترسیل کا آسان ذریعہ
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا، UK، سوئٹزرلینڈ نہایت ہی کم ریٹ پر
Umer Ahmed. Tayyab Ahmed
For free pickup just call
900-D Block near Al Riaz Nussrey
Faisal Town Main peco Road Mochi
Pura chock Lahore
042-7038097,042-5167717
Cell: 0304-4205332, 0300-4341851
Please visit site:www.firstflightexpress.com

Job Opportunities
"Good opportunity to work in an excellent environment"
An educational institute needs the following staff in its Lahore office:-
1-English Teacher→Experience of Teaching English Classes. (Preferably M.A English-Female Only)
2-Student Counselor→Minimum Graduation Preferably B.Com / BBA (Two years of working experience in any field-Female Only)
Salary Package Rs. 10,000 to Rs. 15,000.
Contact :-
Education Concern ®
Mr. Farrukh Luqman; 67-C, Faisal Town, Lahore.
042-35177124/35162310; 0302-8411770

FD-10